تسہیل الترتیل

ازالیاس برنی صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ قیمت عہ۔ ملنے کا پتہ:۔ مکتبۂ ابراہیمیہ۔ حیدرآباد (دکن)

۱۹۲ صفحات کی اس مختصر سی کتاب میں نہایت قابلیت کے ساتھ ترتیل کے پورے قواعد کو سمیٹا گیا ہے۔ پھر ہر قاعدے کی توضیح اور اس کا استعمال سمجھانے کے لیے قرآن کریم کی آیات و کلمات کو بطور مثال پیش کیا گیا ہے۔ ابواب و فصول کی تقسیم اور عنوانوں کی ترتیب، مولف کے ماہر فن ہونے پر شاہد ہے۔ موصوف نے کتاب کی تیاری سے پہلے فن قرأت و تجوید کی جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے، ان کی ایک فہرست دی ہے، تاکہ جو لوگ اس فن کا وسیع مطالعہ کرنا چاہیں انھیں آسانی ہو۔

مسلمانوں میں "قرآن پڑھنا" تو بفضلہٖ تعالیٰ کسی قدر باقی ہے، البتہ صحت کے ساتھ پڑھنا صرف خواص تک محدود ہے اور اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ اُردو زبان میں ترتیل کے متعلق کوئی آسان کتاب موجود نہیں تھی۔ بحمداللہ تسہیل الترتیل نے اس کمی کو پورا کر دیا ہے۔ اب یہ قرآن کے شیدائیوں کا کام ہے کہ وہ اس کی قدر کریں اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ خاص بات یہ ہے کہ پیش نظر (دوسرے) ایڈیشن کے جتنے نسخے قیمتاً دیے جائیں گے، اُن سے فراہم ہونے والی رقم اہل مدینہ کی امداد میں صرف ہوگی۔ کاغذ، کتابت، طباعت اور سرورق قابل تعریف ہیں۔

مسلمان بچوں کی پہلی کتاب

ازمقبول احمد سیوہاروی۔ قیمت ۴ر۔ ملنے کا پتہ:۔ اسلامی کتاب گھر، سیوہارہ۔ ضلع بجنور (یو، پی)

مسلمانوں کو "نہ کافر نہ غازی" کی موجودہ حالت سے نکلنے کے لیے جہاں دوسرے متعدد ذرائع سے کام لینا ہے وہاں ایک نئے نظامِ تعلیم کی بھی شدید ضرورت ہے ـــ ایک ایسا نظامِ تعلیم جو دین اور دنیا کے درمیان دیوار بن کر کھڑا نہ ہو جائے، بلکہ ہماری نوخیز نسل کو اس طرح تیار کر سکے کہ وہ دنیا کے پیچیدہ مسائل کی گرہوں کو دین کے ناخن سے کھول سکیں۔ نئے نظامِ تعلیم کی تشکیل کا صحیح

طریقہ تو یہ ہے کہ پہلے ایک خدا پرستانہ نظریۂ تعلیم پیدا کیا جائے پھر اس کی مدد سے اپنی ضروریات کے مطابق مخصوص نوعیت کے اصولِ تعلیم اور طریقہ ہائے تعلیم وضع کیے جائیں۔ سب سے آخر میں نصاب بنایا کیا جائے۔ لیکن حالات کا شدید تقاضا سوچنے کی مہلت نہیں دے رہا ہے، اور لوگ مجبور ہیں کہ فوراً ہی نصاب کی طرف توجہ کریں۔

مسلمان بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لیے تدوینِ نصاب کی متعدد کوششیں ہو چکی ہیں۔ یہ مختصر سی کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس میں بچوں کے نفسیات کو مدنظر رکھ کر تفہیمِ مطالب کے لیے ایک جدید اندازِ بیان اور دلچسپ عبارت سے کام لیا گیا ہے۔ یہ اصلاح نصاب کی خارجی ہیئت سے تعلق رکھتی ہے۔ رہی داخلی اصلاح، سو اس کی طرف مصنف نے کوئی توجہ نہیں کی۔ داخلی اصلاح سے ہماری مراد یہ ہے کہ دینیات کو دوسرے "دنیوی" مضامین سے علیحدہ جو حیثیت دی گئی ہے، اسے ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ دینیات کو تو پورے نصاب کی رگوں میں خون بن کر دوڑنا چاہیے۔ لیکن پیشِ نظر کتاب میں اسے نظامِ تمدن سے آشنا بے تعلق بنا کر پیش کیا گیا ہے گویا "دین" خدا اور بندے کے درمیان پوجا پاٹ کا ایک پرائیویٹ معاملہ ہے۔

ان اہم ترین نکات کو نظر انداز کر دینے کے بعد کتاب کے حسب ذیل مضامین دل کو بہت اپیل کرتے ہیں: (۱) خدا کی پہچان۔ (۲) سمجھو۔ (۳) پھر سمجھو۔ (۴) اسے خدا تو نے ہی سب کچھ بنایا ہے۔ (۵) مسجد۔ (۶) اذان۔ (۷) وضو۔ (۸) ہم مسلمان ہیں۔ لیکن مضمون "ہمارے محمدؐ" پر پہنچ کر قاری پریشان ہو جاتا ہے کہ یہ کیا اعتقادی زہر بچوں کے لیے تجویز کیا گیا ہے۔ مثلاً

فرش بچھا ہے آپ کی خاطر عرش سجا ہے آپ کی خاطر
- - - - - - - - میرے محمد میرے ہمارے!
دائیں بائیں، آگے پیچھے آپ ہی رہنا ساتھ ہمارے